''ہر شہر اور ہر گاؤں میں تنازعات اور اختلافات اٹھ کھڑے ہوئے جو تمام تر مذہبی عقائد سے متعلق تھے۔ یہ ایک نہایت افسوسناک مرحلہ تھا جس پر آنسو بہائے جائیں۔ اس وقت کلیسا پر ماضی کی طرح بیرونی دشمنوں کی طرف سے حملہ نہیں ہو رہا تھا بلکہ اب ایک ہی ملک کے باشندے جو ایک ہی چھت کے نیچے رہتے اور ایک ہی میز پر کھاتے تھے ایک دوسرے کے خلاف برسر پیکار تھے۔ نیزوں سے نہیں بلکہ زبان سے۔''

کلیسا میں پولس کے حمایتی یا ادیان حقہ کے خلاف یہودی خفیہ تنظیم کے کارندے بہت بڑی تعداد میں داخل ہو چکے تھے اور بعد میں بھی کلیسا پر ان ہی لوگوں کا قبضہ رہا۔ اس ہی گروہ نے شاہ قسطنطین (Constantain) کے دربار میں اثر ورسوخ حاصل کیا اور اس کے عقائد کے خلاف چلنے والی تحریک کو کچلنے کے لیے حکومت کی طاقت کو ظالمانہ اور غیر منصفانہ طور پر استعمال کیا۔ ۳۲۵ء میں نیقہ کے مقام پر اتھانیسوس کی کاوش سے جو عیسائی علماء کی مجلس منعقد کی گئی تھی جس میں پولس کے عقائد پر سرکاری طور پر عیسائی مذہب کی بنیاد رکھی گئی۔ اس کے متعلق جیمس میک کنن نے لکھا ہے:

''یہ کہنا بہت مشکل ہے کہ اس مجلس میں تمام عالم عیسائیت کے نمائندے شریک تھے۔ اس مجلس میں مغرب کے علاقہ کے بہت کم افراد شامل ہوئے تھے۔ زیادہ تر تعداد یونانی بشپ کی تھی۔ جوں ہی آریوس کا نظریہ پیش کیا گیا اسے فوراً پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا اور اسی لمحے اسے غلط اور جھوٹ قرار دے دیا۔

اتھانی شیس کے گروہ کو چونکہ شاہی حمایت اور سرپرستی حاصل تھی اس لیے وہ جیت گیا۔ اس فتح کے ساتھ ہی حکومت کے تشدد، ایذا رسانی، جبر واستبداد اور مذہبی عقائد کے اظہار پر سزائیں دینے کے عمل کو بھی فتح حاصل ہو گئی۔''

حکومت کی طاقت کو پولوسی مذہب کے مخالفین کے خلاف بے دریغ استعمال کرنے اور آریوس کو قتل کروا دینے کے باوجود دین مسیحا کے حمایتوں کی تحریک ختم نہ ہوئی۔

Marfat.com

خدا کے دین کے مبلغ مسلسل تبلیغ کرتے اور شہید ہوتے رہے۔ ان کی تعداد گھٹتی رہی اور ایسے عیسائیوں کی تعداد بڑھتی رہی جو شریعت کے احکام اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کی قیود سے آزاد اور بے نیاز رہ کر صرف مسیح کو خدا کا بیٹا تسلیم کر لینے سے نجات پا لینے اور جنت حاصل کر لینے کی سہل ترین راہ حاصل کرنا چاہتے تھے۔ تاہم آج بھی عیسائی محققین کا ایسا طبقہ اور بہت بڑا طبقہ موجود ہے جو پولس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کا مخالف اور ان کے دین کو مٹا دینے والا تسلیم کرتا ہے۔ چنانچہ پولس کے مشہور سوانح نگار والٹر دون لوئی وینک لکھتا ہے کہ:

''پال ڈی لاگارڈے کہتا ہے کہ پولس جو واقعی ابراہیم کی نسل سے تھا اپنے مذہب کی تبدیلی کے بعد بھی فریسی کا فریسی ہی رہا۔ اسے یسوع مسیح اور ان کی انجیل کے متعلق قابل اعتبار علم مطلق حاصل نہ تھا۔ چنانچہ یہ بات سننے کے قابل نہیں کہ جو لوگ تاریخ کا علم رکھتے ہیں وہ پولس نام کے اس شخص کو کوئی اہمیت دیں۔ آج بھی کلیسا اپنے پولوسی ورثے کی وجہ سے شدید مشکلات سے دوچار ہے۔ پولس نے ہی کلیسا میں عہد نامہ قدیم کو داخل کیا جس کے اثرات نے انجیل کو تباہ کر دیا۔ اسی نے یہودیوں کا قربانی اور تاریخی نظریہ ہم پر مسلط کیا۔''

انسائیکلو پیڈیا برٹینکا میں پولس پر تحقیقی مقالہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ:

''محققین کا ایک مکتبۂ فکر جس میں ڈبلو ریڈ بھی شامل ہے جو کسی بھی طرح پولس کا منکر نہیں ہے وہ بھی اقرار کرتا ہے کہ پولس نے عیسائیت کو اس قدر بدل دیا تھا کہ وہ اس کا دوسرا بانی بن گیا۔ وہ درحقیقت اس کلیسائی عیسائیت کا بانی ہے جو یسوع مسیح کی لائی ہوئی عیسائیت سے بالکل مختلف ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ یا تو یسوع مسیح کا اتباع کرو یا پولس کا۔ ان دونوں پر بیک وقت عمل نہیں کیا جا سکتا۔''

رابرٹ کویس اور جوشوڈیوڈرو جو ایک مشہور عیسائی بشپ کا بیٹا تھا۔ ان دونوں کی مشترکہ کتاب ۱۹۵۳ء میں امریکہ میں شائع ہوئی تھی جس کا نام Nazerence Gospel Restored ہے۔ اس کتاب میں دلائل وثبوت کے ساتھ واضح کیا گیا

Marfat.com

ہے کہ حضرت عیسیٰ کے لائے ہوئے مذہب کو پولس نے بری طرح بگاڑ ڈالا۔ اس لیے پولس سے حضرت عیسیٰ کے حواری سخت ناراض تھے۔

اس تفصیل سے ثابت ہو جاتا ہے کہ دین موسوی کی طرح دین عیسیٰ کی بھی صرف الہامی کتب ہی نہیں بلکہ پورا دین ہی کلی طور پر بدل دیا گیا۔ عہد نامہ جدید میں شامل کتب اسی بدلے ہوئے دین کی کتب ہیں جن کا صرف برائے نام الہامی کتب سے تعلق ہے۔ ان کتب کی تدوین کلام ربانی کے تحفظ کی نیت سے نہیں کی گئی بلکہ ایک غیر الہامی نیا دین بنانے کی نیت سے کی گئی تھی۔

اناجیل اربعہ کی تدوین

انجیل مقدس کے متعلق مسلمانوں کا تصور کچھ اور ہے اور عیسائیوں کا کچھ اور۔ مسلمان انجیل اس کتاب کو کہتے ہیں جو اللہ نے بذریعہ وحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل کی تھی اور اس کتاب کا پورا متن کلام اللہ پر مبنی تھا۔ انجیل کے متعلق عیسائیوں کا تصور یہ نہیں ہے۔ وہ حواریوں اور ان کے شاگردوں کی تصنیف و تالیف کردہ ایسی کتب کو انجیل کہتے ہیں جو تبلیغ دین کے لیے لکھی گئی ہوں اور جس میں خدا کا کلام، حضرت عیسیٰ کا کلام، ان کا تذکرہ اور ان کے حواریوں وغیرہ کے واقعات درج کیے گئے ہوں۔ اس فرق سے خود بخود یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ عیسائیوں کے نزدیک انجیل کا صرف کلام اللہ پر مبنی ہونا ضروری نہیں۔ انجیل کا یہ تصور ہی بتا دیتا ہے کہ اناجیل میں کلام اللہ کے ساتھ اللہ کے بندوں کا کلام بھی بھر دیا گیا ہے اور عیسائیوں کے نزدیک یہ کوئی معیوب بات نہیں۔ کلام ربانی کے ساتھ الحاقی کلام سے بھری ان کتب کو منزل من اللہ قرار دینے اور انسانوں کے کلام کو بھی خدا کا کلام ثابت کرنے کے لیے کلیسا نے ایک عجیب مفروضہ کا سہارا لیا ہے۔ کلیسا کا دعویٰ ہے کہ ان کتب کو لکھنے والے خواہ حواری تھے یا کوئی اور لیکن ان لکھنے والوں کے ہاتھ خدا کے ہاتھ میں تھے اور وہ وہی کچھ لکھ رہے تھے جو خدا ان سے لکھوا رہا تھا۔ اس لیے ان کتب میں جو کچھ ہے وہ خدا کا ہی کلام ہے۔ کلیسا کی یہ بے سند دلیل زبان حال سے اقرار کر رہی ہے کہ یہ کتب وہ کتب نہیں جو وحی کے ذریعہ خدا نے اپنے انبیاء پر نازل کی تھیں۔

یہود نے توراۃ کا یونانی زبان میں ترجمہ کیا تھا۔ انجیل کا معاملہ اس سے بھی زیادہ حیران کن ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مادری اور علاقائی زبان عبرانی اور قدیم آرامی تھی۔ ہر نبی پر اس کی مادری زبان میں ہی اللہ کی کتاب نازل ہوئی ہے۔ اس لیے انجیل بھی عبرانی زبان میں ہی نازل ہوئی تھی۔ لیکن خود لفظ انجیل بھی عبرانی نہیں بلکہ یونانی زبان کا لفظ ہے۔ اس لفظ کی یونانی املا اس طرح ہے EM-ANGELLION۔ اس لفظ کی اصل پر انسائیکلو پیڈیا برٹینکا کی جلد دس صفحہ ۵۳۶ مطبوعہ ۱۹۵۰ء میں تفصیلی بحث کی گئی ہے اور اسے یونانی زبان کا لفظ قرار دیا ہے۔ آکسفورڈ ڈکشنری میں بھی لفظ انجیل کو یونانی لفظ ANGGLELLIOS سے مشتق بتایا ہے جس کے معنی بشارت اور خوشخبری کے ہیں۔

آسمانی کتاب انجیل یقیناً عبرانی زبان میں تھی اور اس کتاب کا نام بھی لازماً عبرانی زبان میں ہی ہوگا۔ حضرت عیسیٰ پر نازل عبرانی زبان کی اصل الہامی کتاب ہی گم نہیں ہوئی بلکہ اس کتاب کا عبرانی نام بھی گم ہوگیا۔ قرآن حضرت عیسیٰ کے چھ سو سال بعد نازل ہوا تھا۔ اس وقت تک انجیل کا عبرانی نام گم ہو چکا تھا اور لوگ اس کتاب کو انجیل کے نام سے ہی جانتے تھے۔ اس لیے قرآن میں بھی اس کتاب کا وہی نام استعمال کیا گیا جس نام سے یہ کتاب مشہور ہوگئی تھی۔ توراۃ کا یونانی زبان میں ترجمہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے ڈھائی سو سال قبل کیا گیا تھا۔ اس وقت یونانی زبان سے فلسطین کے مقامی لوگ بہت کم واقف تھے لیکن توراۃ کا یونانی زبان میں ترجمہ ہونے کے ڈھائی سو سال بعد یعنی حضرت عیسیٰ اور ان کے حواریوں کے دور میں اس علاقہ میں یونانی زبان جاننے والوں کی تعداد نسبتاً بڑھ گئی تھی۔ پھر بھی علاقائی زبان عبرانی، آرامی اور سریانی ہی رہی اس لیے انجیل کو عبرانی سے یونانی زبان کے قالب میں ڈھالنے کی کوئی معقول وجہ نظر نہیں آتی۔ بہرنوع توراۃ کی طرح انجیل کا بھی قدیم ترین نسخہ عبرانی کی بجائے یونانی زبان میں ہی ملتا ہے۔

پہلی اور دوسری تیسری صدی عیسوی میں متعدد معروف اور غیر معروف لوگوں نے ستر سے زیادہ تبلیغی کتب لکھیں جنہیں انجیل کا نام دیا گیا۔ ان ستر کتب میں سے چند

کتب کے نام یہ ہیں:

(۱) پطرس کی انجیل (۲) انجیل توما، طفولیت اول (۳) انجیل توما طفولیت دوم (۴) انجیل یہودیہ (۵) انجیل اندریاس (۶) انجیل متی (۷) انجیل برنباس (۸) انجیل مسیح (۹) انجیل متھیاس (۱۰) انجیل باتھالوسی (۱۱) انجیل قیبلوس (۱۲) انجیل سیقودیس (۱۳) انجیل تھیڈیس (۱۴) انجیل بازی دس (۱۵) انجیل پولوس (۱۶) انجیل مارکیون (۱۷) انجیل سرتھیس (۱۸) انجیل ایلس (۱۹) انجیل ناصرین (۲۰) انجیل ابیانی (۲۱) انجیل ٹاٹیان (۲۲) انجیل وان ٹیکس (۲۳) انجیل لوقا (۲۴) انجیل مرقس مصری (۲۵) انجیل مرقس مروجہ (۲۶) انجیل یوحنا اول (۲۷) انجیل یوحنا دوم (۲۸) انجیل سیٔ تھیس (۲۹) انجیل کاملیٹ (۳۰) انجیل انکارنمیش (۳۱) انجیل ولادت مریم۔

عہد نامہ جدید کی تدوین کے لیے ستر سے زائد اناجیل کلیسا کے سامنے موجود تھیں۔ ان کے علاوہ بہت بڑا ذخیرہ مذہبی تحریروں کا تھا۔ کلیسا نے ان ستر اناجیل میں سے صرف چار اناجیل کو منتخب کیا۔ ان اناجیل کے انتخاب کے لیے کسی معیار ثقاہت اور اصول تحقیق سے کام نہیں لیا گیا۔ فی الحقیقت کلیسا میں موجود علماء سینٹ پال کے خودساختہ نظریات کو عیسائی مذہب کی بنیاد بنا دینا چاہتے تھے اور سینٹ پال کے یہ خودساختہ نظریات صریح طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کتاب ربانی کے خلاف تھے۔ اس لیے یہ ایک مشکل کام تھا۔ خصوصاً اس حال میں کہ سینٹ پال کے ان نظریات کے خلاف عیسائیوں کا ایک بہت بڑا طبقہ مسلسل اختلاف کر رہا تھا۔ کلیسا کے پولوسی کارپردازوں نے یہ کام اس وقت تک نہیں کیا جب تک شاہ قسطنطین اور اس کی حکومت کی طاقت کلیسا کے ہاتھ میں نہ آ گئی اور وہ جبر و استبداد کے ذریعہ من مانی کرنے کے قابل نہ ہو گئے۔ ستر سے زائد اناجیل میں برنباس، یہودا، ناصرین اور ابیانی وغیرہ کی اناجیل بھی شامل تھیں جو پوری وضاحت کے ساتھ پولوسی نظریات و عقائد کی تکذیب و مخالفت کرتی تھیں۔ ان اناجیل کو کلیسا نے ختم اور ضائع کرانے کی کوشش کی۔ ان اناجیل کو پڑھنا اور اپنے پاس رکھنا گناہ اور قابل سزا جرم قرار دیا گیا اور اس جابرانہ حکم پر کلیسا نے عمل بھی کیا۔ عہد نامہ جدید کے لیے ایسی اناجیل منتخب کی گئیں جن سے پولس کے نظریات کی واضح طور پر مخالفت نہ ہو اور

Marfat.com

ان میں مرقوم بعض جملوں کی تشریح اس طرح کی جاسکے جس سے پولس کے مؤقف کی تائید ممکن ہو۔ چنانچہ ایسی چار اناجیل کا انتخاب کرلیا گیا۔ ان میں سے متی، مرقس اور لوقا کی اناجیل کو کتب متفقہ کہا گیا اور انجیل یوحنا کو کتب متفقہ سے الگ رکھا گیا۔ یوحنا کی انجیل کے منفرد اور کتب متفقہ سے الگ ہونے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ انجیل یوحنا پولس کے نظریات کی واضح طور پر تائید کرتی ہے جبکہ کتب متفقہ میں ایسی کھلی حمایت نہیں ملتی۔ اناجیل اربعہ میں انجیل یوحنا ایسی کتاب ہے جس کی اصلیت بے حد مشکوک رہی ہے۔ ابتدا میں اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری یوحنا سے منسوب کیا گیا لیکن اس نسبت کو کئی حقائق کی بنیاد پر رد کر دیا گیا۔ اس کتاب کے متن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا لکھنے والا کوئی عالم فاضل یہودی ہے اور اس کا تعلق کسی متمول گھرانے سے ہے جبکہ حواری یوحنا اَن پڑھ تھے اور ان کا تعلق غریب مچھیروں سے تھا۔ ان کے متعلق یہ سوچا بھی نہیں جاسکتا کہ وہ انجیل یوحنا لکھنے کے قابل تھے۔ بعد میں انجیل یوحنا کی نسبت یوحنا بزرگ سے قائم کردی گئی۔ ان کے متعلق یہ محقق ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی زندگی میں ایک نوجوان لڑکے تھے۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ سے تعلیم و تربیت حاصل نہ کی تھی۔ صرف انہیں ایک دو بار دیکھا تھا۔ اس شخص کو حضرت عیسیٰ کا حواری اور آپ کا شاگرد قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس شخص نے اپنی انجیل میں عقیدہ حلول بجسم اور کفارہ کو داخل کیا جبکہ دوسری اناجیل ان عقائد سے خالی ہیں اور ان سے ان بنیادی عقائد کی ترجمانی نہیں ہوتی۔ یوحنا بزرگ نام کا یہ شخص مجہول الحال ہے۔ اس کی زندگی کے متعلق تفصیلی حالات نہیں ملتے۔ محققین میں سے کسی نے اسے جعلی انجیل قرار دیا ہے جو پولس کے کسی پیروکار نے لکھی اور یوحنا حواری سے منسوب کردی۔ فرنچ انسائیکلوپیڈیا میں یہ گمان ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ انجیل خود پولس نے لکھی تھی اور اسے یوحنا حواری سے منسوب کردی۔ اس انجیل کو کسی حواری کے سر منڈھنے کے لیے انجیل کے آخر میں چند جملے کسی نے بڑھا دیے اور لکھ دیا ہے کہ ''یہ وہ ہی شاگرد ہے جو ان باتوں کی گواہی دیتا ہے جس نے ان کو لکھا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اس کی گواہی سچی ہے۔'' ان جملوں سے محققین نے یہ اخذ کیا ہے کہ یہ کتاب یا کم از کم یہ جملے دوسری صدی عیسوی کے آخر میں لکھے گئے ہیں۔ یہ وہ زمانہ تھا جب اس انجیل پر شکوک اور اعتراض کیے جارہے تھے۔ ان

Marfat.com

اعتراضات کو دور کرنے کے لیے ان جملوں کو بڑھا دیا گیا۔ یہ مصدقہ حقیقت ہے کہ اس زمانہ میں مخالفین سے مناظروں اور مخالفین کو قائل کرنے کے لیے لوگ کتابوں کی عبارات میں تحریف کر دیتے تھے اور اپنے تحریف کردہ نسخہ کو ہی درست اور دوسرے نسخوں کو غلط قرار دیتے تھے۔

بقیہ متن اناجیل کے متعلق بھی یہ ثابت ہو چکا ہے کہ یہ جس نے بھی لکھی ہوں ان کی موجودہ حالت اپنی اصل کے مطابق نہیں ہے۔ یہ کتب کافی ترامیم وتحریف کے بعد موجودہ صورت اختیار کر سکی ہیں۔ کسی بھی کتاب کے دو قلمی نسخوں کے متن میں یکسانیت نہیں ملتی۔ ان کے درمیان کہیں نہ کہیں متن کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ ان اختلافات کے متعلق محققین کا کہنا ہے کہ یہ عمل ابتدا میں ہی شروع ہو گیا تھا اور بعد میں بھی چلتا رہا۔ ڈاکٹر مل (Dr. Mill) نے ۱۷۰۷ء میں اور ویٹ سٹائن (Wetstein) نے ۱۷۵۱ء میں اپنی طویل تحقیق پر مبنی مقالے لکھے تھے اور ثابت کیا تھا کہ عہد نامہ جدید کی کتب اناجیل اربعہ حواریوں کے اعمال، مکاشفہ اور خطوط میں زبردست اور نہایت اہم نوعیت کی تحریف کی گئی ہے۔ چنانچہ انسائیکلوپیڈیا برٹینکا میں محقق ایف۔سی۔ برکٹ (F. C. Burkitt) نے بائبل پر اپنے تحقیقی مقالہ میں لکھا ہے کہ ڈاکٹر مل اور ویٹ سٹائن نے ثابت کر دیا ہے کہ عہد نامہ جدید میں جو اختلافات ہیں ان میں سے بعض نہایت اہم اور بنیادی نوعیت کے ہیں اور یہ اختلافات بالکل آغاز میں ہی پیدا ہو گئے تھے۔

عہد نامہ عتیق اور جدید کی کتب اور تحریروں کی تحقیق کے لیے پہلی بار سولہویں صدی عیسوی کے آغاز میں تحقیق واصلاح کی تحریک شروع ہوئی۔ یہ تحریک مارٹن لوتھر نے شروع کی تھی اور محض دین مسیح کی اصلاح کے لیے شروع کی تھی۔ اس لیے تحقیق کی اس تحریک کا رشتہ مذہب سے قائم رہا اور ان مذہبی لوگوں کی تحقیق مذہبی عصبیت سے مبرا نہ رہی۔ ان لوگوں نے زیادہ زور یہود کی کتب جو عہد نامہ عتیق میں شامل تھیں ان کو رد وقبول کرنے پر دیا البتہ ان کے اثرات کے نتیجہ میں کلیسا نے جو عقائد گھڑ لیے تھے اور دنیا طلبی کے جو طریقے اختیار کر لیے تھے انہیں قبول کرنے سے انکار کر دیا گیا۔ تحقیق کی دوسری تحریک سترہویں صدی عیسوی میں عقلیت (Rationalism) کے نام سے شروع

Marfat.com

ہوئی ۔ یہ تحریک مذہبی عصبیت سے پاک اور بڑی حد تک گستاخ اور بے رحم تھی ۔ اس تحریک میں دو قسم کے لوگ شامل تھے۔ ایک قسم ایسے لوگوں پر مشتمل تھی جو مذہب اور مذہبی تعلیمات کو انسانی زندگی اور معاشرتی اخلاق کے لیے مفید اور ضروری سمجھتے تھے لیکن وہ خالص علمی اور تحقیقی نظر سے مذہبی لٹریچر کو پرکھنا گناہ نہ سمجھتے تھے۔ اس طبقہ کی معروف شخصیات میں برلن یونیورسٹی کے پروفیسر بارنگ بھی شامل تھے۔ انہوں نے اپنی مشہور تصنیف عیسائیت کیا ہے (What Is Christianity) میں لکھا ہے:

''یہ سچ ہے کہ اول کی تین اناجیل بھی چوتھی انجیل کی طرح تاریخی حیثیت نہیں رکھتیں۔ لیکن یہ اناجیل اس مقصد اور غرض سے نہ لکھی گئی تھیں کہ واقعات جس طور و تسلسل سے گزرے تھے اسی طور سے لکھے جائیں۔ ان کتب کے لکھنے کا مقصد یہ تھا کہ ان کے ذریعہ عیسائیت کی بشارت دی جائے۔''

دور عقلیت میں محققین کا دوسرا طبقہ گرچہ موروثی طور پر عیسائی اور یہودی مذہب سے تعلق رکھتا تھا۔ لیکن اس طبقہ کے لوگ آزاد خیال اور عملاً مذہب سے بے تعلق تھے۔ انہوں نے مذکورہ مذہبی کتب کو خالصتاً تنقیدی نظر سے پرکھا۔ لیکن ان کی نظر کا خلوص بھی عصبیت سے پاک نہ تھا۔ ان میں سے کئی لوگ مذہب اور مذہبی تعلیمات کو فرسودہ، مضر علم و عقل کے لیے نقصان دہ سمجھتے تھے۔ اس طبقہ کو بعد میں ٹوبن گن اسکول (Tobengan School) کہا گیا۔ اس طبقے کا سب سے بڑا لیڈر ویم شنت ورتھ متوفی ۱۶۴۴ء تھا۔ اسی نے پہلی بار عقلیت (Rationalism) کا نعرہ لگایا تھا اور یونانی فلاسفہ قدیم کی طرح ہر اس عقیدے اور نظریہ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا جو عقل کی کسوٹی پر پورا نہ اترتا ہو۔ لارڈ ہربرٹ متوفی ۱۶۴۸ء اور تھامس ہوبس متوفی ۱۶۷۱ء بھی اسی طبقہ کے آئمہ میں شامل ہیں۔ عقل پرستی کی اس وبا نے جب عقل کو انسان کا خدا اور رب کارساز بنا دیا اور عقل سے وجدان اور ماورائے عقل حقائق کا رشتہ منقطع ہو گیا تو خالق کائنات کے وجود سے انکار کرنے والے بھی پیدا ہو گئے۔ چنانچہ وولٹائر متوفی ۱۷۸۸ء جیسے خدا کے منکر بھی منظر عام پر آ گئے۔ اسی وولٹائر کے قبیل سے بیسویں صدی عیسوی کے مفکر ڈیوڈ ہوم اور برٹرینڈ رسل بھی ہیں۔

ان طبقوں کے محققین کی تحقیق کے نتائج بھی مختلف ہیں۔ مذہبی ذہن رکھنے والے محققین کا کہنا ہے کہ عہد نامہ عتیق اور عہد نامہ جدید میں شامل کتب اور تحریریں کئی اعتبار سے مشکوک اور غیر معتبر ہیں۔ ان میں تضاد و تناقض اور تحریف بھی پائی جاتی ہے اور کوئی نسخہ ایسا نہیں ملتا جو ان عیوب سے پاک ہو۔ اس حقیقت کے باوجود یہ کتب انسانی نفس اور اخلاق کی اصلاح کے لیے کافی ہیں۔ ان سے ایک پاک صاف معاشرہ تخلیق کیا جا سکتا ہے۔ دوسرے طبقہ کے محققین ان کتب کو سرے سے غیر معتبر اور صرف جعلی ہی قرار نہیں دیتے بلکہ ان کی امتیازی تعلیمات کو بھی انسانی عقل اور انسانی معاشرے کے لیے مضر قرار دیتے ہیں۔ یہ لوگ نہ الہام کے قائل ہیں نہ ہی الہامی کتب کے۔ یہ مذہب کو انسانی عقل و افکار کے لیے قید و بند کی زنجیر قرار دیتے ہیں اور مذہب اور مذہبی عقائد سے آزاد ہوئے بغیر انسانی عقل اور معاشرے کی ترقی کو غیر ممکن سمجھتے ہیں۔ مختصر یہ کہ درج بالا تحقیق کے دونوں طبقے مذکورہ کتب کی صحت اور ثقاہت کے قائل نہیں اور دونوں طبقوں نے ان کتب کو جعلی اور غیر معتبر قرار دیا ہے۔

کلیسا کا دعویٰ ہے کہ چاروں اناجیل پہلی صدی عیسوی میں لکھی جا چکی تھیں لیکن یہ دعویٰ ثبوت کے بغیر ہے۔ دنیا میں کہیں بھی ان کتب کا کوئی ایسا نسخہ موجود نہیں جو پہلی یا دوسری صدی عیسوی میں لکھا گیا ہو۔ جن تذکروں کو کلیسا اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کرتا ہے یعنی تذکروں کی وہ کتب جن میں ان اناجیل کا نام لکھا گیا ہے تذکروں کی ایسی کتب کا بھی کوئی ایسا نسخہ موجود نہیں جو تیسری صدی میں کتابت کیا گیا ہو۔ ان کتب کی قدامت کے سلسلہ میں معتبر ثبوت عہد نامہ جدید کی تاریخ تدوین سے ملتا ہے۔ ۳۲۵ء میں نیقہ کی مجلس نے اتھانسیوس کی تحریک پر سینٹ پال کے ساختہ نظریات پر عیسائی مذہب کی بنیاد قائم کی تھی۔ اسی وقت سے عہد نامہ جدید کی ضرورت اہمیت حاصل کر گئی۔ اس کام کا آغاز ہو چکا تھا لیکن ضرورت اس امر کی تھی کہ کلیسا عیسائی مذہب کی بنیادوں پر متفق ہو کر حتمی فیصلہ کر دے۔ نیقہ کی مجلس میں یہ فیصلہ ہو گیا۔ ۳۸۲ء میں پوپ دماس (Damasus) نے روم میں منعقدہ مجلس کلیسا سے عہد نامہ جدید کے لیے ۳۶۷ء میں اتھانسیوس (Athansius) کی منتخب کردہ کتب اور مجوزہ مواد کو منظور کروالیا۔ لیکن اس

Marfat.com

فیصلہ سے بعد میں کچھ لوگوں نے اختلاف کیا اور بعض علماء نے کچھ کتب کو خارج اور کچھ کو داخل کرنے کی کوشش کی۔ اسلیے پوپ کلاسیوس (Gelasius) نے ۴۹۶ء میں کلیسا سے متفقہ طور پر پھر ایک مسودہ منظور کروایا۔ اس اتفاق رائے اور متفقہ توثیق سے یہ خیال پیدا ہوگیا تھا کہ اب عہد نامہ جدید میں شامل کتب وغیرہ میں کوئی تبدیلی نہ کی جاسکے گی لیکن ایسا نہ ہوسکا۔ عہد نامہ جدید میں ترمیم واضافہ کا عمل مزید دوسو سال تک چلتا رہا۔ علماء کا ایک گروہ عہد نامہ جدید سے کچھ کتب نکال کر اپنی پسند کی دوسری کتب شامل کر دیتا تھا اور علماء کا دوسرا گروہ ان کتب کی بجائے اپنی پسند کی کتب داخل کر کے دوسری کتب کو نکال دیتا تھا۔ یہ سلسلہ دوسو سال تک چلتا رہا۔ بالآخر مسیحی دنیا کے سواد اعظم نے ۶۹۲ء میں عہد نامہ جدید کے موجودہ مسودہ کو قبول کرلیا۔ اس طرح ساتویں صدی عیسوی کے اواخر میں عہد نامہ جدید کا عمل تدوین مکمل ہوا۔

درج بالا تفصیل سے جہاں کئی حقائق واضح ہوکر سامنے آتے ہیں وہاں یہ حقیقت پوری طرح واضح ہوجاتی ہے کہ قرآن اور دیگر الہامی کتب کے تدوینی عمل میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ قرآن کا ہر لفظ نزول کے فوراً بعد ضبط تحریر میں لایا اور حافظوں میں محفوظ کیا جاتا رہا۔ جب بھی قرآن کا جتنا متن نازل ہوتا اس متن کا ایک ایک حرف تحریر اور حفظ کرایا جاتا۔ ۱۰ ہجری میں جب رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہوئے وحی کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے بند اور قرآن کا متن مکمل ہوگیا۔ ۱۰ ہجری میں قرآن کے سینکڑوں حافظ اور متعدد نسخے موجود تھے۔ اس کے صرف پندرہ سال بعد یعنی ۲۵ ہجری میں امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ نے سرکاری طور پر قرآن کے نسخے کتابت کروائے اور ان پر مہر تصدیق ثبت کر کے تمام بلاد اسلامی میں ایک ایک نسخہ اس حکم کے ساتھ بھجوادیا کہ جس کے پاس قرآن کا پورا متن یا اس کا جزو تحریر ہو اسے ضبط کر کے تلف کردیا جائے اور آئندہ صرف اسی مصدقہ نسخہ سے لوگ قرآن کا متن نقل کریں۔ اس حفاظتی تدبیر کے بعد قرآن کے جتنے نسخے تیار ہوئے ان میں ایک حرف کا بھی فرق پیدا نہ ہوا۔ ۲۵ ہجری میں کتابت کردہ قرآن کے دمصدقہ و نسخے آج بھی موجود اور محفوظ ہیں۔ قرآن کی کتابت اور حفظ کا سلسلہ بلاتعطل جاری رہا اور آج دنیا میں ہر صدی کے لکھے

Marfat.com

ہوئے قرآن کے نسخے موجود ہیں۔قرآن کے برعکس دیگر الہامی کتب کی تدوین اور اس کے الہامی متن کے تحفظ کے لیے قطعاً کوئی ایسی تدبیر اختیار نہیں کی گئی۔توراۃ سے لے کر انجیل تک کا الہامی کلام کبھی بھی الگ تحریر نہیں کیا گیا۔ان کتب کا کوئی بھی ایسا نسخہ نہیں ملتا جو ساتویں صدی عیسوی یا اس سے قبل کا ہو جبکہ قرآن کے ۲۵ ہجری یعنی ساتویں صدی عیسوی میں کتابت کیے ہوئے مصدقہ دو نسخے آج بھی محفوظ و موجود ہیں لیکن ساتویں صدی عیسوی میں کتابت کردہ انجیل کا کوئی بھی نسخہ موجود نہیں۔عہد نامہ عتیق کی حالت اس سے بھی زیادہ سقم ہے اس کا بھی جو قدیم ترین نسخہ پایا جاتا ہے وہ بھی عبرانی کے بجائے یونانی زبان میں ہے۔عہد نامہ عتیق کی کتب متعدد بار تلف اور ناپید ہوئیں اور متعدد بار مختلف لوگوں نے انہیں لکھا اور انہیں عزرا نبی سے منسوب کر دیا۔محققین تحقیق کے بعد ان کتب کے متعلق جس فیصلہ پر متفق ہوئے ہیں وہ یہ ہے کہ یہ کہنا محض قیاس ہے کہ ان کتب کو فلاں فلاں شخص نے فلاں دور میں لکھا اور یہ کہ فلاں نسخہ فلاں سن میں کتابت کیا گیا ہے۔عہد نامہ عتیق اور جدید کی موجودہ حالت یہ ہے کہ ان کتب کو خدا کی بجائے خدا کے بندوں نے لکھا لیکن قطعیت کے ساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کس کتاب کو کس نے لکھا تھا اور اب تک کتنی بار ان نسخوں میں ترمیم و اضافہ ہوا ہے۔

آخر میں اس نکتہ کی وضاحت بھی کر دوں کہ از روئے قرآن امت مسلمہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ پر نازل الہامی کتب پر ایمان رکھتی ہے یہود و نصاریٰ پر نازل کتب نے ان ہی عقائد اور ان ہی اعمال کی تعلیم دی ہے جو مسلمانوں کے ہیں۔بدقسمتی سے یہود کے سازشی گروہ نے نہایت چالاکی سے حضرت عیسیٰ اور انجیل مقدس کے عقائد اور تعلیمات کو مٹا کر سینٹ پال کے ساختہ عقائد اور تعلیمات کو دین عیسیٰ بنا ڈالا۔سینٹ پال جیسے یہودی شاطر ملت اسلامی میں بھی گھسے تھے اور انہوں نے بھی دین اسلام کو بدلنے کی کوشش کی تھی۔اس کوشش میں انہیں جزوی کامیابی ہوئی۔مسلمانوں میں بھی چند ایسے فرقے پیدا ہو گئے جن کے عقائد اور جن کی امتیازی تعلیمات قرآن اور دین اسلام کے خلاف ہیں۔مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان پر نازل الہامی کتاب کے نہیں صرف سینٹ پال کے تخلیق کردہ عقائد اور سینٹ پالی دین کے مخالف ہیں۔عیسائی مذہب سے

Marfat.com

سینٹ پال کی تعلیمات کو خارج کر دیجئے باقی جو بچے گا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات ہوں گی۔ ہم مسلمان ان تعلیمات کی پابندی کرتے ہیں مخالفت نہیں کرتے۔

Marfat.com

کتب حوالہ واستفادہ

نام کتاب	مصنف / مؤلف
القرآن الحکیم	عالم کل رب العالمین
تفہیم القرآن	سید ابوالاعلیٰ مودودی
الاتقان فی علوم القرآن	علامہ جلال الدین سیوطی
الفوز الکبیر فی اصول تفسیر	شاہ ولی اللہ دہلوی
اشرف التفاسیر	مولینا اشرف علی تھانوی
تفسیر القرآن العظیم	حافظ عماد الدین ابن کثیر
تفسیر ماجدی	عبدالماجد دریابادی
ترجمہ قرآن بمع حواشی	مولانا ابوالاعلیٰ مودودی
فقہ القرآن	علامہ عمر احمد عثمانی
علم القرآن	علامہ عبداللہ یوسف علی
تدبر القرآن	مولانا امین احسن اصلاحی
فی ظلال القرآن	سید قطب شہید
مشکلات القرآن	مولینا محمد انور گنگوہی
متشابہات القرآن	قاری محمد ادریس عاصم
تفسیر المقام محمود	مولینا عبیداللہ سندھی
مضامین القرآن	زاہد ملک

Marfat.com

البرھان فی علوم القرآن	امام بدرالدین محمد بن عبداللہ الزرکشی
ام الکتاب	مولینا ابوالکلام آزاد
برہان القرآن	رحمت اللہ طارق
تاریخ القرآن	علامہ عبدالقیوم نوری
قصص القرآن	مولینا حفظ الرحمٰن
ارض القرآن	سیّد سلیمان ندوی
احکام القرآن	امام جصاص رازی
مفردات القرآن	امام راغب اصفہانی
لسان العرب	محمد ابن منظور
غریب القرآن	ابوسعید البکری
کتاب العین	خلیل بن احمد الفراہیدی
تصریف المازنی (صرف)	ابوعثمان المازنی
الکافیہ (نحو)	عثمان بن عمر ابن الحاجب
الشافیہ (صرف)	عثمان بن عمر ابن الحاجب
لغات القرآن	محمد عبدالرشید نعمانی
صحیح لغات القرآن	تاج محمود دہلوی
تاریخ فقہ اسلامی	شیخ محمد خضری مصری
اصول فقہ اسلام	سر عبدالرحیم بارایٹ لاء
اصول شاشی فی اصول فقہ	علامہ نظام الدین شاشی
الجواہر المضیہ امام ابوحنیفہ	امام طحاوی
کتاب الام	امام محمد بن ادریس شافعی
الرسالہ	امام محمد بن ادریس شافعی
مناقب ابی حنیفہ	علامہ ذہبی

Marfat.com

المعجم الکبیر	علامہ طبرانی
صحیح بخاری	محدث امام بخاری
صحیح مسلم	محدث امام مسلم
سنن ابوداؤد	محدث سلیمان ابوداؤد
سنن ترمذی	محمد بن عیسیٰ ترمذی
سنن نسائی	احمد بن علی نسائی
سنن ابن ماجہ	ابوعبداللہ بن ماجہ
تنویر الحوالک شرح موطا مالک	جلال الدین سیوطی
موطا امام مالک	مرتبہ ابومحمد بن یحییٰ مصمودی
مسند احمد	امام احمد بن حنبل
فتح الباری	ابن حجر عسقلانی
کنز لاعمال	علی متقی الہندی
فوائد الدھر عاقولی	محدث عاقولی
کتاب المصاحف	ابن اشتر
مشکوٰۃ	محمد بن عبداللہ الخطیب تبریزی
بستان المحدثین	شاہ عبدالعزیز دہلوی
دستور المتقی فی احکام النبی	جمعیت اہلحدیث کراچی
الثقات	حافظ ابن حبان
المیزان الکبریٰ	عبدالوہاب شعرانی
میزان الاعتدال	علامہ ذہبی
تہذیب التہذیب	حافظ ابن حجر عسقلانی

Marfat.com

کتاب وفیات	ابن خلکان
المعرفۃ اخبار الرجال	محمد بن عمر عبدالعزیز الکشی (شیعہ عالم)
کتاب الموضوعات	محمد بن عمر العقیلی
کتاب الموضوعات	امام عبدالرحمٰن بن الجوزی
کتاب الموضوعات	حسن بن محمد الصاغانی
تذکرۃ الموضوعات	ملا علی قاری
قانون الموضوعات والضعفاء	علامہ الفتینی
مزیل الخفاء والالباس	اسماعیل بن محمد العجلونی
الفوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ	علامہ الشوکانی
المقاصد الحسنہ	علامہ عبدالرحمٰن السخاوی
فتنہ وضع حدیث	مسعود عالم قاسمی
تاریخ حدیث	ڈاکٹر غلام جیلانی برق
محدثین عظام کے علمی کارنامے	مولینا تقی الدین ندوی
دلائل السنن والآثار	مولینا نجم الدین اصلاحی
مجموعہ احادیث ضعیفہ	الشیخ محمد ناصر الدین البانی
تاریخ کبیر	محدث امام بخاری
انساب الاشراف	بلاذری
طبقات ابن سعد	ابن سعد
تاریخ بغداد	ابوبکر الخطیب
حیاۃ الصحابہ	مولینا محمد یوسف کاندھلوی
حضرت ابوبکر صدیق اور فاروق اعظم	ڈاکٹر طٰہٰ حسین مصری

Marfat.com

حضرت عثمان غنی	ڈاکٹر طٰہٰ حسین مصری
حضرت علی	ڈاکٹر طٰہٰ حسین مصری
تاریخ الخلافہ	جلال الدین سیوطی
تاریخ طبری	مؤرخ طبری
خلافت معاویہ ویزید	علامہ محمود احمد عباسی
تحقیق مزید	علامہ محمود احمد عباسی
تحقیق سید وسادات	علامہ محمود احمد عباسی
آیات بینات	سید محمد مہدی علی خان
خلافت اور ملوکیت	مولانا ابوالاعلیٰ مودودی
سیرت النبی	شبلی نعمانی۔سید سلیمان ندوی
المامون	شبلی نعمانی
مکاتب معاویہ وعلی	محمد اسحٰق قلبی
امام ابن تیمیہ	محمد یوسف کوکن عمری
تاریخ اسلام	محمد اکبر شاہ نجیب آبادی
شہادت ذوالنورین	حکیم فیض عالم صدیقی راجوردی
کتاب شہادت	مرزا حیرت دہلوی
رفقائے نبی	شاہ محمد جعفر پھلواری
باغ فدک	محسن الملک نواب مہدی علی خان
مذہبی داستانیں اوران کی حقیقت	حبیب الرحمٰن صدیقی کاندھلوی
دینی نفسیات	شیخ الحدیث محمد اسحٰق صدیقی
العواصم من القواصم	قاضی ابوبکر ابن العربی

حجۃ اللہ البالغۃ	شاہ ولی اللہ دہلوی
اسلام اور جدید ذہن کے شبہات	سید محمد قطب
الانصاف فی بیان سبب الاختلاف	شاہ ولی اللہ دہلوی
تحفہ اثنا عشری	شاہ عبدالعزیز دہلوی
تاریخ مذہب شیعہ	مولینا عبدالشکور فاروقی
نہج البلاغہ	علامہ الشریف رضی
الکافی	ابوجعفر محمد بن یعقوب الکلینی
مقتل حسین	ابومخنف
روضۃ الجناۃ	شیخ صدوق
المنتہی المقال	شیخ صدوق
جلاء العیون	ملا باقر مجلسی
تحریفات القرآن	حجۃ اللہ حجازی
ارتداد	محمد کاظم قاسمی
اظہار الحق	علامہ رحمت اللہ کیرانوی
بائبل، قرآن اور سائنس	مورس بوکائے
سیر افلاک	مرزا محمد رشید
خطبات بہاولپور	ڈاکٹر حمید اللہ
اسلامی ریاست	ڈاکٹر حمید اللہ
اسلام اور جمہوریت کا تضاد	اطہر الحق اطہر بن جعفر
عالم اسلام کی اخلاقی صورت حال	اسرار عالم
تزک تیموری	تیمور لنگ

Marfat.com

عجائب الدھرنی وقائع تیمور	ابن عمر بشاش
الآ ثار نبویہ	علامہ احمد پاشا ترک
صحف سماوی	نواب علی
فتوح الغیب	شیخ عبدالقادر جیلانی
اسلامی تصوف میں غیر اسلامی نظریات	پروفیسر یوسف سلیم چشتی
تعارف اخلاقیات	ولیم للّی
القانون	ابن خلدون
التشریع الجنائی الاسلامی	علامہ عبدالقادر عودہ شہید
دائرۃ المعارف	الجامعۃ العلوم پنجاب
مثنا۔تالمود	یہوداحق دوش

BOOKS

AUTHERS

The Bible	By the Guidance Inter. Illinois
The Bible Codex Elexandere	Comp. by Church
The Bible Codex Veticon	Comp. by Church
The Bible Codex Ephrain (New Testoment only)	Comp. by Church
History Of Christian Church	Ensebius (260AD)
Short History Of Church	Clarke
What Is Christionity	Harnack
Basic Writing Of St. Augustien	A.W. Hadden
The City Of God	St. Augustine
The Exehiridion	St. Augustine
Studies In Christion Doctrine	H. Maurice Reiton

From Christ To Constantine	Jams Macknon
Life Of St. Paul	F. J. Foakes Jackson
The Christion Religion	F. C. Berkits
Encyclopaedia Britannica. Vol.2,6,9,13,17,22	
Encyclopaedia Religion & Ethics. Vol. 3	
Encyclopaedia Americana, Vol.3	
Encyclopaedia French, Vol.6	
Rase Encyclopaedia, Vol.4	
Chambers Encyclopaedia, Vol.6	
Zionism	Soviet Rusia Publication
World Muslim Gazetteer (1975)	Umma Publication House
Forcing God's Hands	Dr. Grace Halsell, USA.
The Prince	MaChiavelli
Mankind and Mother Earth	Arneld Toynbee
Protocole of Learned Elders of Zion	Secret Zion Movement
The International Jew	Henry Ford 1st. USA
Nazerence Gospal Restored	Robert Cruse
The Gospal of Barnabas	
Understanding Ismailism	Akbar Ali Meherali
Reding In Philosophy	Comp. by John Hermal Randall
They Dare To Speak Out	Paul Findlay
Scafield Reference Bible	Scafield

Marfat.com

تدوین قرآن، حدیث اور تاریخ

جلد دوم

تدوین حدیث

چند عنوانات

۱۔ مبادیات

مبتدی حضرات کے لیے احادیث کی ضروری اصطلاحات کی تشریح۔

۲۔ محدثین کے کارنامے

آئمہ حدیث نے تحقیق روایت کے لیے علمی تاریخ میں پہلی بار روایت اور درایت کے ایسے اصول و ضابطے تخلیق و مقرر کیے جن پر پرکھنے کے بعد ہر روایت کی اصلیت کا پتہ چل جاتا ہے۔ محدثین کا اصل کام روایات کو جمع اور نقل کرنا نہ تھا بلکہ روایات پر جرح و تعدیل کے عمل سے یہ معلوم اور ثابت کرنا تھا کہ کون سی روایت موضوع ہے، کون سی ضعیف و غیر معتبر ہے اور کون سی معتبر اور قابل قبول ہے۔ تحقیق روایت کے سلسلہ میں محدثین نے اتنا وسیع کام کیا کہ کئی ضمنی علوم وجود میں آ گئے اور ایسا ہر شعبۂ علم ضخیم کتب سے

Marfat.com

مالا مال ہوگیا۔ اگر آئمہ حدیث تحقیق روایت کا اتنا بڑا کام قرون اولیٰ میں نہ فرماتے تو لاکھوں گھڑی ہوئی روایات دین اسلام کے لیے سب سے بڑا فتنہ بن جاتیں اور دین اسلام کا مکمل طور پر حلیہ بگڑ جاتا۔

۳۔ منکرین حدیث کے دلائل اور ان کا ردّ

منکرین حدیث کا طبقہ صدیوں قبل بھی تھا اور آج بھی موجود ہے۔ یہ لوگ حدیث ثابتہ کو بھی احکام شریعت کے لیے حجت تسلیم نہیں کرتے یعنی جس طرح کلام ربانی کسی بھی شرعی امر کے لیے حتمی اور فیصلہ کن تسلیم کیا جاتا ہے اس طرح یہ لوگ احکام نبوی ﷺ کو حتمی اور فیصلہ کن قرار نہیں دیتے۔ منکرین حدیث نے اپنے دعوے کے حق میں جو دلائل دیے ہیں انہیں نقل کر کے ہر دلیل کا مسکت جواب دیا گیا ہے۔

۴۔ انتہا پسند محدثین کا دعویٰ اور اس کا ردّ

افراط اور تفریط دونوں غلط عمل ہیں۔ اکثر اچھے اچھے علماء کرام بھی کسی نہ کسی مسئلہ میں افراط یا تفریط کا شکار ہوئے ہیں۔ منکرین حدیث نے احادیث نبوی کو حجت تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ دوسری طرف محدثین کا ایک ایسا انتہا پسند طبقہ پیدا ہو گیا جس نے حدیث نبوی کو ناسخ قرآن قرار دے دیا۔ یعنی یہ کہ اگر کوئی مستند حدیث قرآن کے کسی حکم کے خلاف ہو تو حدیث واجب التعمیل ہوگی اور قرآن کا حکم منسوخ اور کالعدم ہو جائے گا۔ ان حضرات نے اپنے دعوے کے حق میں جو دلائل پیش کیے ہیں مصنف نے ان دلائل کو نقل کر کے ان کا ردّ پیش کیا ہے۔

۵۔ تدوین حدیث کے ادوار

رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام، تابعین، آئمہ فقہ اور آئمہ حدیث کے دور میں تدوین حدیث کے عمل کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ گویا تدوین حدیث کی مختصر اور محققانہ تاریخ ہے۔

Marfat.com

۶۔وضع اور تحریف حدیث کے اسباب

آئمہ حدیث کے متعلق کہا گیا ہے کہ کسی نے چار لاکھ اور کسی نے دو تین لاکھ روایات پر تحقیقی عمل کیا اور پچانوے فیصد یا اس سے کم یا زیادہ روایات کو رد کر کے باقی پانچ فیصد روایات کو اپنی کتاب میں درج کرلیا۔ آئمہ حدیث کا دور تیسری صدی کا تھا۔ اس وقت تک اس قدر روایات کیسے اور کیوں گھڑی گئیں اس کے عام وجوہ بیان کرنے کے بعد اس راز کو فاش کیا گیا ہے کہ دشمنان اسلام کا ایک منظم گروہ دین اسلام کو تباہ اور مبدل کرنے کی مہم چلا رہا تھا۔ یہ گروہ تھا الہامی کتب اور مذاہب کے خلاف بروئے کار یہود کا ایک خفیہ گروہ۔

۷۔ادیان حقہ کے خلاف یہودی تحریک

احادیث گھڑنے اور احادیث اور دیگر مؤقر کتب میں تحریف کرنے کا کام یہودی خفیہ تنظیم نے مجوسیوں کی معاونت سے کیا ہے۔ یہ ایک تحقیقی مقالہ ہے جو یہود کی ڈھائی ہزار سالہ ابلیسی کارکردگی کا احاطہ کرتا ہے۔اس میں تاریخی اور واقعاتی شہادتوں اور عقلی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ یہود نے اپنی الہامی کتب اور اپنے انبیاء کے مذہب کو کس طرح تباہ اور متغیر کیا اور کس طرح ایک خودساختہ نسلی مذہب تخلیق کرڈالا۔اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات اور انجیل مقدس کو کس طرح تبدیل کر کے نصرانی مذہب کو کلیتاً مشرکانہ مذہب بنادیا۔ پھر دین اسلام کو متغیر اور قرآن کو محرف کرنے کی مہم شروع کی لیکن یہود کا یہ ابلیسی گروہ قرآن میں تحریف نہ کرسکا اس لیے یہودی خفیہ تحریک کے کارندے شریعت کے ماخذ ثانی حدیث نبوی کو تباہ اور متغیر کرنے پر تل گئے۔ ان ہی لوگوں نے پہلی صدی ہجری میں ہی ہزاروں روایات گھڑ کر مشہور کردی تھیں۔ ان ہی لوگوں نے صحابہ کرام اور اکابرین ملت کے خلاف افواہ سازی اور کردارکشی کی باقاعدہ مہم چلائی۔اس مہم کے نتیجہ میں ایک طرف افواہوں اور کردارکشی کے مواد کو تاریخ کے صفحات میں سمیٹ لیا گیا اور دوسری طرف سلطنت اسلامی میں فتنہ وفساد برپا کیے گئے بالآخر ملت

اسلامی میں کئی فکری اور مذہبی فرقے پیدا ہوگئے۔ یہ سب یہود کی خفیہ تنظیم کے کارندوں نے کیا تھا اور اس تنظیم کا تخریبی عمل آج بھی جاری ہے۔ یہود کی ڈھائی ہزار سال کی کاوش کے نتائج آج کھل کر دنیا کے سامنے آگئے ہیں۔ یہود نے اعلانیہ اپنی الہامی کتب کو چھوڑ کر ایک خود ساختہ کتاب تالمود بنائی۔ اس تالمودی مذہب کا مقصد تخلیق پوری دنیا پر یہود کی بادشاہت قائم کرنا تھا۔ تالمود غیر یہودی نسل کے آدمیوں کو جانور قرار دیتی ہے۔ ان بولنے والے جانوروں کی تخلیق صرف یہود کی خدمت بجالانے کے لیے کی گئی ہے۔ چنانچہ یہود توراتی، انجیلی اور قرآنی شریعت کو ختم اور غیر مؤثر کرنے اور پوری دنیا میں حیوانی معاشرہ تخلیق کرنے کی مسلسل کاوش کرتے رہے ہیں۔ دوسو سے زائد صفحات پر مشتمل یہ مقالہ بجائے خود ایک کتاب ہے جسے تدوین حدیث میں شامل کر کے اہلحدیث حضرات کو یہ احساس دلانے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہودی خفیہ تنظیم نے احادیث اور تاریخ اسلامی کی روایات گھڑنے میں نہایت فن کاری سے کام لیا ہے۔ اس لیے روایت حدیث کو قبول کرنے میں ممکنہ حد تک احتیاط سے کام لیں۔ اس تحریک نے متعدد کتب میں تحریف کی ہے اور کئی جعلی کتب مشاہیر علماء سے منسوب بھی کی ہیں اس لیے یہ ضروری نہیں کہ جو حدیث صحیحین میں درج ہوں وہ آنکھ بند کر کے مستند تصور کر لی جائیں۔

۸۔ کیا صحیحین بالائے تنقید ہیں؟

یہ حقیقت ہے کہ سب سے زیادہ معتبر روایات صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ملتی ہیں۔ لیکن روایت پر تحقیق کا عمل جس طرح امام بخاری اور امام مسلم کے لیے جائز تھا اسی طرح آج کے معتبر علماء کے لیے بھی جائز ہے۔ ان کتب کے اصل نسخے صدیوں قبل ناپید ہو چکے تھے۔ نقل در نقل کی منزلیں طے کر کے جو نسخے ہم تک پہنچے ہیں ان پر دس گیارہ صدیاں گزر چکی ہیں۔ ان گیارہ سو سال میں مفسدوں نے تحریف و الحاق کی ہر ممکن کوشش کی ہوگی۔ اس لیے موجودہ علماء کا فرض ہے کہ وہ از سر نو ان کتب میں درج احادیث پر تحقیق کریں اور ہر اس حدیث کو نکال پھینکیں جس میں قرآن کی کسی نص سے اختلاف کا شائبہ بھی پایا جائے۔ قرآن سے اختلاف کرنے والی احادیث کو قبول اور تسلیم کرنے کے

Marfat.com

لیے تاویلات اور لمبی چوڑی تشریحات سے کام لینا عصبیت پر مبنی عمل ہے۔ علماء متقدمین نے صحیح بخاری کی دوسو سے زائد روایات پر روایت اور درایت کے اصول کی بنا پر اعتراض کیا ہے اور صحیح مسلم کی اس سے بھی زیادہ روایات کو نا قابل قبول یا قابل اعتراض قرار دیا ہے۔ اس لیے ان کتب کو بالائے تنقید سمجھنا غلط اور ضرورت سے زیادہ خوش اعتقادی ہے۔

۹۔ صحیحین میں قابل اعتراض روایات

محدثین نے روایت حدیث کو پرکھنے کے لیے روایت اور درایت کے متعدد اصول مقرر کیے تھے لیکن روایت کو پرکھنے کے لیے محدثین کی اکثریت نے زیادہ تر توجہ اصول روایت پر دی۔ درایت کے اصولوں پر ان کی توجہ کم رہی۔ اصول درایت کا زیادہ تر استعمال آئمہ فقہ نے کیا ہے۔ یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ آئمہ حدیث کی کتب میں بعض نہایت قابل اعتراض احادیث ان کے اپنے سہو اور صرف نظر کی بنا پر شامل ہوگئی تھیں یا پھر یہ یہودی خفیہ تحریک کے کارندوں کی کارگزاری ہے کہ انہوں نے ایسی روایات آئمہ حدیث کی کتب میں گھسیڑ دیں۔ مصنف نے صرف صحیحین اور ان میں بھی زیادہ تر صحیح بخاری میں درج قابل اعتراض اور قرآن کے خلاف روایات کا تجزیہ کیا ہے۔ اس باب میں ایسی کئی قابل اعتراض احادیث کا تجزیہ درج ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

مصنّف کی دیگر تصانیف

اسلام اور جمہوریت کا تضاد: مطبوعہ فروری ۱۹۸۵ء

تین سو صفحات کی اس کتاب میں جمہوری نظام سیاست اور فلسفۂ جمہوریت کی نظریاتی اساس اور عملی اصولوں کا ابطال متعدد قرآنی آیات سے کیا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی نظام سیاست وحکومت ایک منفرد اور مکمل نظام ہے جو جمہوری نظام کی ضد ہے۔ اسلام میں جمہوریت یا اشتراکیت کا پیوند لگانا اسلامی نظام سیاست کو ناقص قرار دینا ہے۔ جناب محمد خان جونیجو کو ۱۹۸۵ء میں وزیر اعظم منتخب کیا گیا تھا۔ حسب دستور صدر مملکت جنرل ضیاء الحق نے سینیٹ اور قومی اسمبلی کے مشترکہ اجلاس کی افتتاحی تقریب میں ارکان شوریٰ سے کہا تھا کہ آپ مضرات کو نہ صرف شرعی قوانین نافذ کرنے ہیں بلکہ اسلامی نظام سیاست وحکومت بھی مرتب کرنا ہے۔ اس مقصد کے لیے میں نے چار کتب کے نام لکھوا کر آپ کے ڈیسک پر رکھوا دیے ہیں آپ ان کتب کا مطالعہ کریں۔ مذکورہ چار کتب میں مصنف کی یہ کتاب بھی شامل تھی۔

اسلام اور فتنۂ جمہوریت: زیر طباعت

یہ کتاب گویا مصنف کی درج بالا تصنیف کا نظر ثانی شدہ نسخہ ہے۔ اس میں مذکورہ بالا تصنیف کے مضامین اور مباحث کے علاوہ مزید شواہد اور دلائل بھی شامل کیے گئے ہیں اور یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ فلسفۂ جمہوریت منطقی طور پر غلط اور بے اصل ثابت ہوتا ہے۔ اس کی توجیہات فریب نظر اور الفاظ کی شعبدہ بازی پر قائم ہیں۔ جمہوری اور اشتراکی دونوں نظام کے خالق اور محرک یہود ہیں۔ یہود نے ریاست اور معاشرے میں مذہبی اقدار کو غیر مؤثر اور مذہب کے مقرر کردہ خیر وشر کو مبدل کرنے کے لیے جمہوری نظام تخلیق اور نافذ کروایا تھا۔ خیر وشر اور اخلاقیات کی اقدار کے تعین کا حق واختیار خدا کے ہاتھ سے نکلوا کر یہود اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے تھے اور وہ اس منصوبہ میں کامیاب ہو گئے۔ آج خیر وشر اور اخلاقی اقدار کا تعین عوام کی اکثریت کی پسند پر کیا جاتا ہے۔ عوام کے دماغ اور ان کی پسند ابلاغ عامہ کے قبضہ میں ہے اور ذرائع ابلاغ پر یہود کی اجارہ داری صدیوں سے قائم ہے۔

قرآنی مقصد حیات: مطبوعہ جون ۲۰۰۲ء

مصنف کی ضخیم تصنیف ..... تدوین قرآن، حدیث اور تاریخ ..... میں ایک مضمون قرآنی مقصد حیات بھی شامل ہے۔ اس مضمون کے ساتھ 'لا الہ' اور 'یہود کی مقدس گائے' کے

Marfat.com

عنوان ۔ ید سمون للہ ران مینوں مضامین کو ایک سو دس صفحات کے کتابچہ کی شکل دے دی
گئی ۔ اس بے لوث کو شائع کرنے کا مقصد ان مجاہدین کو اخلاقی اور فکری مدد پہنچانا تھا جو مجاہد
افغانستان اسلامی ریاست کی بقا کے لیے سخت صعوبتیں برداشت اور اپنی جانوں کا
نذرانہ پیش ۔۔۔ان مجاہدین کے فیصلے کو اللہ اور قرآن کا فیصلہ اور اس عسکری قہم کو جہاد فی
سبیل اللہ قر ۔ والے علماء کے منہ آہستہ آہستہ بند ہوتے جا رہے تھے جو کہ دارو گیر کے
خوف سے اب بالکل بند ہو چکے ہیں ۔ ضرورت تھی اور ہے کہ اللہ کے ان جانثاروں کو یقین دلایا
جائے کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں عین احکام قرآن کے مطابق کر رہے ہیں ۔ قرآن نے ہر مسلمان
مرد اور عورت کا صرف ایک ہی مقصد حیات مقرر فرمایا ہے وہ مقصد ہے اللہ کی زمین پر اللہ کے
دین کو نافذ کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنا اور اس مقصد کے لیے اپنی جان ، مال اور اولاد کو بلا دریغ
قربان کر دینا ۔ جو اہل ایمان اس مقصد کی تکمیل کر رہے ہیں صرف ان ہی کا ایمان اور عمل اللہ کی
نظر میں معتبر اور مقبول ہوگا ۔

The Enemies Of Jesus Christ: مطبوعہ جنوری ۲۰۰۴ء

یہ مختصر سا کتابچہ خاص طور پر عیسائیوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے لکھا اور زیادہ تر ان
میں ہی تقسیم کیا گیا ہے ۔ عیسائیوں کی مقدس کتب کے حوالوں اور تاریخی اور واقعاتی شہادتوں کے
ذریعہ عیسائیوں کو اس حقیقت سے آگاہ کیا گیا ہے کہ یہود کل بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان
کی امت کے دشمن تھے اور آج بھی وہ عیسائیوں کے اتنے ہی شدید دشمن ہیں جتنے مسلمانوں
کے ۔ امریکہ اور برطانیہ وغیرہ کے معروف و مؤقر حضرات نے لکھا اور ثابت کیا ہے کہ یہود ہماری
حکومت اور حکمرانوں کو عملاً اپنا غلام بنا چکے ہیں ۔ ہمارے حکمران یہود کی منشاء اور حکم کے خلاف
قدم اٹھانے کی جرأت نہیں کر سکتے ۔ عیسائیوں کی عسکری طاقت اور اقتصادی وسائل کو یہود اپنے
مفادات کے لیے بے دریغ استعمال کرتے رہے ہیں اور اب حد سے زیادہ کر رہے ہیں ۔ یہود کی
موجودہ واحد مذہبی کتاب تالمود میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کی والدہ ماجدہ کے خلاف
نہایت غلیظ تہمتیں لگائی گئی ہیں اس لیے گیارہ سو سال تک یورپ کے عیسائی تالمود کو چوراہوں پر
ڈھیر کر کے جلاتے اور یہود کو ملک بدر کرتے رہے ہیں ۔ یہود کے برعکس مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کو نبی برحق اور آپ کی والدہ کو نہایت مقدس خاتون مذہباً مانتے اور ان کا از حد احترام
کرتے ہیں ۔ اس لیے عیسائیوں کے لیے یہود کے مقابلہ میں مسلمان زیادہ قابل قبول ہو سکتے
ہیں ۔ لیکن مغربی ممالک کے حکمران یہود کے قبضہ میں جکڑے ہوئے ہیں ۔ وہ صرف ڈیڑھ کروڑ
یہود کی خاطر سوا ارب مسلمانوں کو اپنا دشمن بنا رہے ہیں جبکہ عالمی سطح پر مسلمانوں اور عیسائیوں کے
درمیان کوئی بھی سیاسی یا اقتصادی تنازعہ موجود نہیں ہے ۔

✱

تدوین قرآن، حدیث اور تاریخ

جلد اوّل

Marfat.com